بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر روز جمعہ

ایڈیٹی روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۸ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۲۸ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۸

اخبارِ احمدیہ

ـ ربوہ ۲۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ؛

ـ محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ؛

ـ اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمد انور صاحب ہاشمی قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کو مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء بروز اتوار دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم سید محمد منیر شاہ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد کی پوتی اور مکرم صوبیدار محمد یعقوب صاحب گجرات کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ؛

(چوہدری) حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہفتہ تحریکِ جدید کیلئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ماہِ تبوک (ستمبر ۱۹۷۰ء) میں ہفتہ تحریکِ جدید منانے کا اعلان کیا گیا ہے اس کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تو حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فضل کرے"

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نہ صرف عہدیداران بلکہ تمام وہ افراد جو بیرونی ملکوں میں اشاعتِ اسلام کی اس مالی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے حتی المقدور حصہ لیتے ہیں یقیناً حضور کی اس دعا کے مورد ہوں گے سو جماعت کے ہر فرد کو اس ہفتہ میں بھرپور کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی کی موت بھی درازیٔ عمر کے مترادف ہوتی ہے

کیونکہ زندگی کا اصل منشاء اور درازیٔ عمر کی غایت تو کامیاب اور بامراد ہونا ہے

"بعض لوگ جو نیک اور برگزیدہ ہوتے ہیں چھوٹی عمر میں بھی اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور اس صورت میں گویا یہ قاعدہ اور اصل (جس کی رُو سے نفع رساں وجود کی عمر لمبی کی جاتی ہے) ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر یہ ایک غلطی اور دھوکہ ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔ مگر ایک اور صورت پر درازیٔ عمر کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زندگی کا اصل منشاء اور درازیٔ عمر کی غایت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے۔ پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دُنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مرا ہے اور درازیٔ عمر کے مقصد کو اس نے پا لیا ہے اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

صحابہؓ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اُٹھے تھے اس لئے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیّت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیّتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکّام بھی اپنے قوانین میں نیّت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیّت کو دیکھتے ہیں اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیّت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمّم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء و سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے۔ غرض ؎ نہ بزوری نہ بزاری نہ بزرمے آید

بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۲-۹۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۴۹ ہش

یہ ہیں تفاوت راہ ....

ایک اسلام پسند لیڈر اپنے مخالفوں کی گالیوں کے متعلق فرماتے ہیں :-

"میں اپنے آپ کو دی جانے والی گالیاں جمع کر کے محفوظ کرتا جا رہا ہوں انشاء اللہ قیامت کے روز ان بزرگوں کی خدمت میں انہیں پیش کر دوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ یہ دراصل تھیں تو آپ کے لئے مگر پتہ غلط ہونے کی وجہ سے میرے پاس پہنچ گئیں۔"

یہ دراصل ایک ادیبانہ طریق ہے گالی دینے کا۔ یعنی جو گالیاں مجھے دی جا رہی ہیں وہ دراصل گالیاں دینے والے اپنے آپ کو دے رہے ہیں ادلہ کا بدلہ عام دستور ہے اور اس میں ایک عام آدمی کا وطیرہ صحیح ہے لیکن اس کے مقابلہ میں بندگانِ خدا کا طریق بھی رکھ کر دیکھیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو، آپ کی جماعت کو جو گالیاں دی جاتی رہی ہیں اور دی جاتی ہیں اس کا عشرِ عشیر بھی ان لیڈر صاحب کو شاید نہ ملی ہوں گی مگر آپ نے گالیوں کا جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ ؎

گالیاں سُن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چُپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
افترا ان کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے
یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے نابکار
خیر خواہی میں جہاں کی خوں کیا ہم نے جگر
جنگ بھی تھی صلح کی نیت سے اور کس سے فرار

آپ نے اسی طرح اپنی جماعت کو بھی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کون ہیں؟

سوال ہوا کہ جو لوگ آپ کو کافر نہیں کہتے مگر آپ کے مرید بھی نہیں ہیں اُن کا کیا حال؟

حضرت صاحب نے فرمایا :-

"وہ لوگ راہ و رسم اور تعلقات کس کے ساتھ رکھتے ہیں۔ آخر ایک گروہ میں ان کو ملنا پڑے گا جس کے ساتھ اپنا تعلق رکھتا ہے اُسی میں سے وہ ہوتا ہے۔"

سوال ہوا کہ جو لوگ آپ کو نہیں مانتے وہ انعمت علیہم کے نیچے ہیں یا کہ نہیں؟

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ

"انعمت علیہم میں تو میں اپنی جماعت کو بھی شامل نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا کسی کو نہ کرے جو کلمہ گو سچے دل سے قرآن پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو بشرطیکہ سمجھایا جاوے وہ اپنا اجر پائے گا۔ جس قدر کوئی مانے گا اسی قدر ثواب پائے گا۔ جتنا انکار کرے گا اتنی ہی تکلیف اُٹھائے گا۔

میں قسماً کہتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے ساتھ کوئی عداوت نہیں جو ہمیں کافر نہیں کہتے۔ ان کے دعووں کا خدا مالک ہے مگر حضرت مسیحؑ کا خالق اور حیّ ماننا بھی تو ایک مشترک ہے۔ اگر وہ کہیں کہ خدا کے اذن سے کرتا تھا تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اِذن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہ دیا گیا۔ جو خدا کے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے خدا اس کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ جس کے ساتھ خدا جنگ کرے اس کا ایمان کہاں رہا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۰ صفحہ ۸ پرچہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

قطعات

یاس سے حسرتِ دیدار تک آ پہنچے ہیں
ہم ترے سایۂ دیوار تک آ پہنچے ہیں
جوشِ ارشاد کا اعجاز ذرا دیکھ کہ شیخ
کعبہ سے خانۂ خمّار تک آ پہنچے ہیں

ارے! کیوں ماسوا سے ڈر رہا ہے
خلوصِ دل سے کر جو کر رہا ہے
زباں پر ہو فقط اللہ ہی اللہ
تُو خواہے جی رہا یا مر رہا ہے

صحابہؓ کے قدم پر ہم رواں ہیں
غلامانِ مسیحائے زماں ہیں
نشیبِ ارض پر ہیں گو جبینیں
مگر زیبِ فرازِ آسماں ہیں

تنویر

قسط ۲

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی یادیں

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور)

اُوپر ذکر ہوا ہے کہ حافظ صاحبؓ سلسلے کے خادموں کی بڑی قدردانی فرماتے تھے۔ مقدمہ مسجد شاہجہانپور کے تعلق میں حافظ صاحب کی تحریک پر صدر انجمن احمدیہ نے جو قرارداد پاس کی اس کے ذکر کرنے میں گو ناکسار کو حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن اس میں حافظ صاحب کی سیرت کا ایک پہلو مضمر ہے اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اس لئے اسے یہاں درج کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ؎

حجاب مانع قرب است و شرم حائل لطف
بہ نزد اورہ اظہار آرزو بکشا ہے

بہرحال وہ قرارداد حسب ذیل ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نقل ریزولیوشن نمبر ۲۶۳ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ۔ کہ مقدمہ مسجد شاہجہانپور میں مولوی فضل دین صاحب وکیل نے تقریباً تین ماہ مسلسل محنت کی ہے۔ اور اسی طرح محمد احمد صاحب پلیڈر نے ایک ماہ پندرہ روز اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے بھی محنت کی ہے اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مقدمہ میں خوب بحث کی ہے سلسلہ کے وقار کو ان حضرات کی کوشش جاں کاہ اور محنت عظیم سے بہت نفع پہنچا ہے سید مختار احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب نے دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھا۔ دن رات لگاتار محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی انہیں جزائے خیر دے سکتا ہے پس میں سمجھتا ہوں کہ مجلس ان چاروں احباب کی محنت کے اعتراف کا اور شکریہ کا ووٹ پاس کرے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ واقعی مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب نے جس محنت اور جانفشانی سے اس مقدمہ کی پیروی میں کوشش کی ہے وہ خاص طور پر قابل شکریہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور آئندہ سلسلہ کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق رفیق بخشے۔ ناظر اعلیٰ مجلس کی طرف سے ان ہر سہ احباب کا تحریری شکریہ ادا کریں۔ مولوی فضل دین صاحب خصوصیت کے ساتھ شکریہ کے حقدار ہیں۔ اسی طرح چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جس طرح اپنا قیمتی وقت دیکر نہایت قابلیت کے ساتھ مقدمہ کی بحث کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ ان کی خدمت میں بھی شکریے کا خط لکھا جائے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ان چہار احباب کے لئے دعاؤں کی تحریک کی جائے۔

ذوالفقار علی خان
قائم مقام ناظر اعلیٰ
۱۵ ۲/۲۷

خدا بھلا کرے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے منتظمین کا۔ سال ۱۹۶۴ء میں کانووکیشن کے خطبۂ صدارت کے لئے ان کی نظر انتخاب حافظ صاحب پر پڑی۔ حافظ صاحب اپنی عمر کے آخری سالوں میں بہت بیمار اور ضعیف رہتے تھے۔ ایسی حالت میں آپ نے خطبۂ صدارت لکھوایا جو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کانووکیشن کے اجلاس میں پڑھا۔ یہ خطبۂ صدارت اردو ادب کا ایک شاہکار، سوز و گداز کا ایک مرقع اور طلباء کی آئندہ زندگی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ کانووکیشن میں ایسے خطبے بڑے کمیاب ہیں۔ یہ خطبہ اس قابل ہے کہ طلباء اسے بار بار پڑھیں۔ اور خطبے سے ظاہر ہے کہ یہ فقیر گوشہ نشین تعلیمی اداروں اور طلباء کی ضروریات سے ایسا باخبر ہے گویا کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ کارکن ہے ؎

ہمارا نوم رُو قاصد پیام زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے

جہل و علم کی بعض شاخیں ہیں۔

(۱) آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر نماند

(۲) وآں کس کہ بداند و بداند کہ بداند
او نیز خرِ خویش بمنزل برساند

(۳) وآں کس کہ بداند و بداند کہ نداند
اسپ طرب از گنبد گردوں بدواند

بعض لوگ جہل مرکب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تاریخ ادب پر ان کی نظر بسیط نہیں ہوتی۔ نہیں جانتے کہ ایک وقت میں بعض الفاظ اور محاورے رائج ہوتے ہیں اور دوسرے وقت میں وہ متروک ہو جاتے ہیں۔ ہر زبان میں اس قسم کے الفاظ اور یہ اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر میں "کتا" کے الفاظ پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس اعتراض کا دفع و رد حافظ صاحب نے کرنا چاہا۔ مجھ سے فردوسی کا شاہنامہ لیا اور اس میں سے درجنوں شعر منتخب کئے جن میں "کتا" کی ترکیب آتی ہے۔ پھر متقدمین کے کلام کو گھنگالا اور وہاں سے بیسیوں ایسے شعر نکالے۔ پھر دیوان غالب سے ایسے شعر انتخاب کئے اور اس تمام مواد کو شائع کر دیا۔ غالباً رسالہ خالد ربوہ میں کہ ؎

دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید

اس قسم کا ایک اور واقعہ یہاں درج کرنے کے قابل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض عربی کتب نظم و نثر میں تحریر فرمائیں اور بڑی تحدی کے ساتھ مخالفوں کو مبارزہ اور مقابلہ کی دعوت دی۔ لیکن آج تک کوئی شخص اس مقابلے کے لئے نہیں نکلا ؎

رُو بہ میدان کس نمے آرد سوار اے پیشہ شد

البتہ بعض کم علم اور کم فہم لوگوں نے اپنی خفت مٹانے کے لئے نکتہ چینیاں کی ہیں کہ فلاں شعر کا وزن درست نہیں ہے فلاں جگہ "زحف" ہے۔ فلاں محاورہ درست نہیں وغیرہ وغیرہ۔ نکتہ چینی آسان نکتہ آفرینی مشکل۔ مقابلے میں ایک سطر بھی نہ لکھ سکے اور اعتراضوں اور حجتوں کے ڈھیر۔ ایسے لوگوں پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ سو گز واروں ایک گز نہ پھاڑوں۔ ایک شخص نے اسی قسم کے اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کلام پر کئے۔ جواب میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے کتاب تنویر الابصار شائع کی اور کلام ادب سے وہی محاورے، بندش، ترکیب، وزن نکال کر پیش کر دیئے۔ کتاب تنویر الابصار تحقیق و تفحص کے لحاظ سے ایک بے نظیر تالیف ہے اور حوالجات کے لحاظ سے ؎

ہے اک امڈا ہوا دریا اہاہا اہاہا

یہ دونوں مثالیں اور ہمارے بزرگوں کا نمونہ نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

خاکسار کی کتاب Arabic the Source of All the Languages شائع ہوئی اور اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء میں کتاب مذکور پر ایک عالمانہ اور سیر حاصل تبصرہ شائع ہوا۔ حافظ صاحب نے اس کا ترجمہ اردو میں کروایا اور سارا تبصرہ سنا اور محظوظ ہوئے۔ مجھے فرمانے لگے کہ

"بھائی ہمیں وہ کتاب دی ہوتی۔ کیا ہوا جو ہم انگریزی نہیں پڑھے۔ ہم کسی سے کتاب پڑھوا کر سنیں گے۔ ہمارے پاس ہر قسم کا آدمی آتا ہے اُسے دکھائیں گے۔ بات چلے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ضرور آئیگا"

میں نے کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر دی ظاہر ہے کہ اپنے علم میں اضافے کے لئے آپ کس قدر شائق تھے ؎

پیر شو بیا موز

خود بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔ خاکسار کی نظموں پر بڑی خوشی کا اظہار فرماتے۔ اور بعض دفعہ میری کسی نظم کی داد اور پسندیدگی کا اظہار اردو نظم میں لکھ کر بھیجتے۔ اس قسم کی قدردانی بڑی حوصلہ افزا ہوتی ہے۔ بعض وقت اپنے استاد کا یہ شعر پڑھتے

شاعر کو مست رکھتی ہے محفل کی داد امیر
دو بوتلوں کا نشہ ہے اک دادِ میر میں

خط نہایت پاکیزہ تھا۔ کارڈ کو ہتھیلی پر رکھ کر لکھنا شروع کرتے اور ایک کارڈ پر پچیس تیس سطریں لکھ لیتے۔ چاہو تو سطر سے ناپ لو کسی سطر میں کوئی جھول یا جھکاؤ نہ ہوگا۔ تحریر ایسی کہ گویا موتی پروئے ہوئے ہیں۔

بدخطی ایک بہت بڑا نقص ہوتا ہے اور خوش خطی بڑی موثر چیز ہے۔ یہاں تک کہ ؎

خطِ خوب رقیمۂ سفارش است

آپ کی عمر سو سال سے اوپر ہوئی۔ ۱۸۹۲ء میں بیعت کی اور ۱۹۶۹ء میں وفات پائی۔ اور یہ ۷۷ سال کا عرصہ تمام کا تمام سلسلے کی خدمت، دوستوں کی خیر خواہی، مصنفین کی امداد، تبلیغ و تلقین میں گزارا۔ بے نفسی، بے ریائی، طبعی انکسار اور بے غرضی سے ہر ایک کام کیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے مدارج میں ترقی دے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق۔ آمین

اپنے کاموں کی وجہ سے حافظ صاحب زندۂ جاوید ہیں۔ سلسلہ احمدیہ پر ابتلاء و امتحان کے سینکڑوں دور آئے جیسا کہ الٰہی سلسلوں سے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ حافظ صاحب مرحوم اپنے صدق و وفا میں از اوّل تا آخر پورے ثابت قدم رہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

پیراماؤنٹ چیف آنریبل الحاج المامی سوری مرحوم

(از مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب سابق مبلغ سیرالیون)

سیرالیون (مغربی افریقہ) سے یہ نہایت ہی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی ریاست مکالی کے پیراماؤنٹ چیف (رئیس اعظم) آنریبل الحاج المامی سوری مؤرخہ یکم اگست ۱۹۷۰ء کو بروز ہفتہ ۱۱۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم مدت سے احمدیت کے ہمدرد اور مداح تھے۔ مگر باقاعدہ طور پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۱۹۴۸ء میں عطا فرمائی۔ پھر اس کے بعد دین کی خدمت اور قربانیوں کی وجہ سے سیرالیون میں احمدیہ مشن کے ایک مضبوط ستون بن گئے۔ مشن کی ابتداء میں آپ نے اس کی گرانقدر مالی امداد کی توفیق بھی پائی۔

آپ نے سیرالیون میں جماعت کے پریذیڈنٹ منتخب ہونے کا بھی شرف حاصل کیا۔ اور تقریباً دس سال تک اس منصب پر فائز رہ کر احمدیت کی خدمت سرانجام دی۔ آپ نہایت دیندار، متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت بارعب شخصیت اور وجود عطا فرمایا تھا۔ آپ کا قد بڑا لمبا تھا۔ طبیعت بڑی پُرسکون اور خاموش تھی۔ بڑے ہی ملنسار، خوش اخلاق اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ مسجد سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ نمازوں اور ذکرِ الٰہی کے دلدادہ تھے۔ جو شخص بھی آپ سے ملتا متاثر و مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بار حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازا تھا۔ سلسلہ احمدیہ اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کا ایک لڑکا محمد کو نئے ربوہ میں ان کے ذاتی خرچ پر لمبا عرصہ تعلیم پاتا رہا۔ آپ نے ربوہ کی مسجد مبارک کی تعمیر کے لئے بھی پچاس پونڈ چندہ ادا کیا تھا۔ احمدی مبلغین کو بڑے پیار اور محبت سے ملتے تھے اور تبلیغ اسلام و احمدیت کا بڑا جوش اور شوق رکھتے تھے۔

سیرالیون میں آپ کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت و دانائی اور معاملات کو سلجھانے کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے اس خداداد ملکہ کو دین کی خدمت میں استعمال کیا اور مشن کی بہت مدد کی۔ خاص طور پر آپ نے دو عظیم الشان خدمات مشن کی سرانجام دیں۔ ان میں سے ایک وہاں پر مختلف جگہوں پر احمدیہ مدارس کی تعمیر تھی جس میں آپ نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا اور بڑھ چڑھ کر چندہ بھی پیش کیا۔ دوسری خدمت یہ تھی کہ آپ نے بو (Bo) شہر میں (جو کہ سیرالیون میں فری ٹاؤن کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے) احمدیہ مشن کے قیام اور مسجد کے لئے ایک بڑا قطعۂ زمین وہاں کے پیراماؤنٹ چیف سے دلوایا۔ اس زمین کے حصول میں بے حد مشکلات حائل تھیں۔ شہر کے عیسائی لوگ اور مشنری اس بات کے سخت مخالف تھے۔ اور انہوں نے شہر کے پیراماؤنٹ چیف کے خوب کان بھرے ہوئے تھے اور اسے بتایا تھا کہ یہ احمدی لوگ عیسائیت کے بڑے مخالف ہیں۔ احمدیت عیسائیت کی تغلیط کرتی ہے اور اسے جڑ سے اکھیڑ دینا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ پیراماؤنٹ چیف ذاتی طور پر بھی احمدیہ مشن کا سخت مخالف تھا۔ مگر بھلا ہو ہمارے ان مرحوم پیراماؤنٹ چیف کا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے کہ وہ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے خود آیا کرتے تھے اور بالآخر آپ اس مخالف پیراماؤنٹ چیف کو حکمت و دانائی سے سمجھانے اور زمین حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

زمین کے حصول کے بعد جب احمدیہ مسجد کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو مخالفوں نے پھر شور مچانا شروع کر دیا اور عیسائی پادریوں نے پھر چیف کو اکسایا۔ کہ احمدیہ مشن والوں کو شہر کے قریب حصہ میں ہرگز مسجد بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ بہرحال یہ نیا جھگڑا انہوں نے کھڑا کر دیا۔ اس پر ہمارے مرحوم پیراماؤنٹ چیف پھر مشن کی مدد کے لئے آگے آئے اور دانائی سے فتح یاب ہوئے اور اس طرح احمدیت کا بول بالا ہوا۔

مرحوم جب اپنی ریاست سے اس معاملہ کو حل کرنے بو (Bo) تشریف لائے تو آپ نے ملکی رواج کے مطابق شہر کے مخالف پیراماؤنٹ چیف کو تحفہ پیش کیا۔ اور محبت و احترام سے بات کی۔ اور ایسی حکمت سے معاملہ پیش کیا اور اسے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پانسہ پھر پلٹ گیا اور پیراماؤنٹ چیف شہر کے قریب مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے پر راضی ہو گیا۔ اور عیسائیوں کی مخالفت رائیگاں گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اب چونکہ شہر میں بہت ترقی ہو چکی ہے اس لئے اب یہ زمین جس پر بو (Bo) شہر میں ہمارا مشن ہاؤس، پریس اور مسجد ساتھ ساتھ تعمیر شدہ موجود ہیں شہر کے عین وسط میں آ گئی ہے اور ایک بڑی شاہراہ کے کنارے پر واقع ہے۔ اس زمین کے ایک حصہ میں جو ابھی خالی تھا، ہماری ایک بڑی مسجد عین شاہراہ کے کنارے زیر تعمیر ہے جس کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے سالیہ دورۂ مغربی افریقہ میں رکھا تھا۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ مولا کریم مرحوم الحاج المامی سوری کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی وجہ سے سیرالیون کی جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے محض اپنے فضل سے پُر فرما دے۔ آمین

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی انعقاد پذیر ہوتی ہے۔ اس شوریٰ میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے بارہ میں مفید تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ پہلے تیار کر کے غور کیلئے مجالس کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ مجلس کی ترقی کے لئے راہیں سوچنا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ مجلس کی بہتری کے لئے تجاویز سوچیں اور ان کو اپنی مجلس عاملہ کی منظوری سے معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۲۴ ستوک (ستمبر) رکھی گئی۔ مجالس کوشش کریں کہ اس سے پہلے پہلے اپنی اپنی تجاویز مرکز میں حسب قواعد بھجوا دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

افریقہ میں احمدیت اور عیسائیت کے کردار میں نمایاں فرق

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے)

گذشتہ صدیوں میں افریقہ کے پسماندہ ملکوں میں عیسائی تہذیب کی علمبردار مغربی اقوام ان پسماندہ ملکوں کو اعلیٰ تمدن و معاشرت دینے اور تہذیب یافتہ بنانے کے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ ان میں داخل ہوئیں۔ ان کی زبان پر تو یہ دعویٰ تھا کہ عیسائیت ان دل کے لئے محبت کا پیغام ہے۔ لیکن عملی طور پر ان اقوام کی افواج نے جو مذہبی منادوں کے جلو میں تھیں۔ ان پر گولے برسائے اور سیاسی اقتصادی و تمدنی غلامی کی زنجیروں میں ان اقوام کو بری طرح سے جکڑ لیا۔

اس کے بعد دنیا نے ایک اور نظارہ دیکھا کہ احمدیت کے پروانے اس تاریک براعظم کو دینی و دنیوی انوار سے منور کرنے کی غرض سے ان ملکوں میں داخل ہوئے اور ان کی پسماندگی و جہالت کو دور کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش کی۔ اور ایسے رنگ میں کام کیا کہ ان ممالک کے سربراہان مملکت علانیہ طور پر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان ملکوں کی ترقی میں احمدیت کا بہت بڑا ہاتھ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ دورہ مغربی افریقہ کے حالات و تجربات سے مندرجہ بالا حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

ایک سربراہ مملکت نے جو خود عیسائی مذہب کے پیرو ہیں عیسائیت کے نمائندہ سے جس رنگ میں ملاقات کی اور اسکے مقابلے میں اسلام اور احمدیت کے نمائندے سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اقوام احمدیت کے کردار میں اور عیسائیت کے کردار میں نمایاں فرق محسوس کرتی اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائی خود غرضی اور دنیوی استحصال کی نیت کے ساتھ آئے اور انہوں نے ان ملکوں کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور لوٹ کھسوٹ کا بازار خوب گرم کیا لیکن اسلام اور احمدیت کے نمائندے مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کرنے کے لئے اور اپنے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے آئے یہی وجہ تھی کہ دونوں گروہوں نے ان اقوام کو جدا جدا رنگ میں متاثر کیا۔

قرآن کریم کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع الفاظ میں ان دونوں گروہوں کے اس کام کا نقشہ کھینچا ہے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ
اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى
وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ
ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

(آل عمران ۱۱۱/۱۱۲)

قرآنی آیات و امثال کے نمونے ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور امت مسلمہ ہمیشہ ہی مندرجہ بالا آیت کریمہ کی مصداق رہی ہے۔ اسی طرح آجکل کے زمانے میں اسلام اور عیسائیت کے نمائندوں نے مخلوق خدا اور پسماندہ انسانیت کی جن مختلف طریقوں سے خدمت کی ہے اور اب ان کے درمیان جو عظیم روحانی کشمکش اور جنگ مقدر ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کا بول بالا اور عیسائیت کو شکست فاش ہوگی۔ اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

(اے اسلام کے علمبردارو) تم بہترین امت ہو جسے بنی نوع انسان کے فائدہ اور خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے یعنی انہی بے لوث اور بے غرض خدمات کی وجہ سے تمہیں "خیر امت" کے لقب سے نوازا گیا ہے اور تمہاری اس بے لوث خدمت کا طریق یہ ہے کہ تم لوگوں کو نیکی اور ہر پسندیدہ امر کی ترغیب دیتے ہو۔ ہر وہ امر جو کسی بھی شعبہ زندگی کے لئے مفید اور پسندیدہ ہے تم اس کی طرف ترغیب و تحریص کرتے ہو۔ اس میں تعلیم حفظان صحت۔ طبی امداد تمدن و معاشرت کی ترقی سب امور آجاتے ہیں۔ علاوہ دعوۃ الی الحق کے۔ یعنی رب کے احکام کا پابند بنا کر اللہ تعالیٰ سے بندوں کا تعلق قائم کرنا اسی طرح فرمایا کہ تم ہر بدی اور ہر ناپسندیدہ امر سے لوگوں کو باز رکھتے ہو۔ ہر وہ امر جو جہالت بیماری۔ افلاس و غربت و دیگر مصائب اخلاقیہ و روحانیہ کا موجب بنے اس سے تم لوگوں کو باز رکھنے کی کوشش کرتے ہو

پھر فرمایا کہ سب سے بڑھ کر یہ امر ہے جو تمہیں "خیر امت" کے لقب کا مستحق بنا دیتا ہے کہ تؤمنون باللہ۔ تم اللہ پر ایمان لاتے ہو یعنی کام محض اپنے ایمان کے محرک کی بنا پر ہر رضا الٰہی کی خاطر کرتے ہو۔

فرمایا کہ اہل کتاب میں سے بعض (عیسائی بھی اہل کتاب کا ہی آخری حصہ ہیں) دنیا میں یہی کام کرنے کا دعوے کریں گے۔ لیکن ان کا مقصد لوٹ کھسوٹ ہوگا۔ وہ پسماندہ انسانیت سے محبت کرنے کی بجائے انہیں اچھوت سمجھیں گے اور ان پر گولے اور بم برسائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ عیسائی۔ اہل کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقصد کو لیکر پسماندہ ملکوں میں داخل نہیں ہوں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ ان سفید علمبرداران عیسائیت اور سیاہ فام پسماندہ اقوام کے درمیان نفرت کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائیگی۔

پھر فرمایا کہ کاش اگر یہ اہل کتاب بھی اللہ پر ایمان لاتے اور اس ایمان کے محرک کی بنا پر بے لوث خدمات کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور ان کے اور پسماندہ اقوام کے درمیان بغض و نفرت کی خلیجیں حائل نہ ہوتیں (لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ)

فرمایا کہ ان اہل کتاب عیسائیوں میں سے بعض مومن بھی ہوں گے جو اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ لیکن ان کی اکثریت اپنے رب کی نافرمان ہی ہوگی۔

پھر فرمایا کہ آخر میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان ان پسماندہ ملکوں میں علمی و روحانی و اخلاقی برتری کی جنگ ہوگی جس میں اسلام کے مجاہدین فتحیاب ہوں گے۔ ہاں انہیں اس مقابلے میں قربانیاں دینی پڑیں گی۔ مغربی اقوام اور ان کے منادوں انہیں دق بہت کریں گے اور اذیت پہنچائیں گے۔ لیکن اسکے علاوہ وہ انہیں کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور مقابلے میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے اور بالآخر خدا کی طرف سے ان کی مدد ہوگی نہ بندوں کی طرف سے خدا تعالیٰ کی تائیدات اور بندوں کی قبولیت۔ دونوں اسلام کے مجاہدین کو ملیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہی فرمایا ہے کہ اب افریقہ میں ہی اسلام اور عیسائیت کی آخری مذہبی جنگ ہوگی۔ جس میں اسلام کی فتح کے آثار افق پر نمایاں نظر آرہے ہیں۔

مبارک ہیں اسلام کے وہ مجاہد سپاہی جو طبی میدان میں یا تعلیمی میدان میں اسلام کے فتح نصیب جرنیل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کر کے "خیر امت" کے مبارک گروہ میں داخل ہو جائیں۔ اسی طرح مبارک ہیں وہ مجاہدین جو مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور امام وقت کی خواہش کے مطابق نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو پانچ لاکھ تک پہنچا دیں۔ کیونکہ

سالانہ اجتماع مرکزی میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

م یہ مخصوص جہاد۔ بالکل اسی قسم کا جہاد ہے جس کا قرآن کریم کی آیت متذکرہ بالا میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کے دلوں کو امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے کھول دے۔ (ن)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں

پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے مخلصین

لاہور

مکرم چوہدری ولی محمد دینس
" میاں محمد عبداللہ صاحب
" ملک محمد اقبال صاحب
" ملک عبدالقادر صاحب
" ڈاکٹر میاں محمود احمد صاحب
" چوہدری ناصر احمد صاحب
" " عبدالحمید صاحب انجینئر من آباد
اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب
" سردار عبدالشکور صاحب
" رشید احمد جاوید
" مرزا صلاح الدین اسلم صاحب
" چوہدری بشیر احمد صاحب
بمعہ اہل و عیال
" ملک عبدالحمید صاحب سنگوہی
" چوہدری صلاح الدین صاحب
" پیر نیاز احمد صاحب نصر اللہ ہاشمی اچھرہ
" رشید احمد صاحب پرانی انارکلی
" چوہدری محمد الٰہی صاحب اسلامیہ پارک
" " عبدالرحمٰن صاحب سمبڑیالوی
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
" " حسن احمد صاحب
" میاں اکبر علی صاحب نابہ روڈ لاہور

مکرم میاں مبارک احمد صاحب نیلا گنبد لاہور
" حکیم سراج الدین صاحب بھاٹیگیٹ "
" شیخ محمد اکرام صاحب رحمان پورہ "
" نسیم ظفر صاحب " "
" محمد ابراہیم صاحب " "
" چوہدری عبدالعزیز صاحب
منجانب مرحوم ماسٹر چراغ محمد صاحب
گنج مغلپورہ
" صوبیدار محمد طفیل صاحب " "
" چوہدری عبدالحمید صاحب " "
" بشیر احمد صاحب مہار " "
" عبدالحکیم صاحب بھٹی " "
" چوہدری غلام رسول صاحب صدر حلقہ
" حافظ کرم الٰہی صاحب
" میاں عبدالحکیم صاحب نائب صدر حلقہ
" مظفر احمد صاحب باجوہ
" مستری نذر محمد صاحب بھاٹیگیٹ
" اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالوحید صاحب ڈل ماڈل
" قاضی محمود احمد صاحب نیلا گنبد
" محمد منیر الحق صاحب لاہور چھاؤنی
" میاں عبداللطیف صاحب لاہوری روڈ
جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

درخواست دعا

۱۔ میرے والد صاحب محترم میاں عبداللطیف صاحب کو دس اور گیارہ اگست کی درمیانی رات ۱½ بجے کے قریب دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(عبدالکریم غیور صراف شاہ کوٹ۔ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میرا بیٹا سید عبدالمجید ۱۰ ستمبر کو مغربی جرمنی جا رہا ہے۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو اپنی حفاظت و امان میں خیریت سے پہنچائے۔ اور اسکو ترقیات سے نوازے نیز میری اہلیہ جو دماغی مریض ہیں ان کی صحتیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (سید عبدالکریم پریذیڈنٹ حلقہ بلیر کراچی)

۳۔ میرے بھائی مکرم قائم دین محمد صادق محمد تصدیق صاحبان نے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں سیشن کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کیس سے باعزت بری کرے۔ آمین۔ (الٰہی بخش لائلپور)

۴۔ خاکسار بی ڈی ایس (ڈینٹل سرجری) کے فائنل امتحان میں ۲۵ اگست کو شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین ثم آمین (عبدالحکیم ناصر لاہور)

۵۔ عزیزم عبدالوحید قریشی۔ بی۔ ایس۔ سی (کیمیکل انجینئرنگ) فائنل ایر اور دوسرے احمد مظہر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے امتحانات عنقریب شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(رشید احمد قریشی رحیم یار خان)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے۔ جو کہ ۱۹ اگست سے ۲ ستمبر تک ۱/- روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروبیشنل اور دیگر سرٹیفکیٹ اور ڈومیسائل کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

زکوٰۃ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ثبوت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بیشک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانے کا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا رہا ہے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقع میں اسکے دل میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اسکی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا تو اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۳۹)

امراء کرام اور صدران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ صاحب نصاب احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔ تاکہ حضور اقدس اپنی نگرانی میں نادار بھائیوں کی امداد فرما سکیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

۶۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزان عبدالحی خان ایم کام کا فائنل امتحان اور عبدالوحید خان ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی سے مکینکل انجینئرنگ کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ نیز عبدالشکور خان پولس انڈیانا (امریکہ) میں انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو نمایاں کامیابی عطا فرماوے
(عبدالمتین خان لاہور)

۷۔ خاکسار نے اس سال بی اے فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔
علی اصغر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۳۰۔ جے ب ضلع لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۱۵۰

میں محمد رمضان ولد فتح دین صاحب قوم جھٹے پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان جس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے مالیتی ۵۰۰/- روپے۔

۲۔ ایک بھینس - ایک کٹی - ایک بکری۔
۵۰۰/- ۳۰۰/- ۱۵۰/-

کپڑا - کل ۱۵۰۰/-
۵۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تادیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد رمضان چک ۹۶ گ ب ۵ ج ضلع لائل پور۔ گواہ شد۔ خواجہ نور رشید احمد واقف زندگی سیالکوٹی۔ گواہ شد۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۲

میں رشیدہ بیگم زوجہ عبدالحق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۴ ایم۔ ایل ضلع مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے ۱۱ ماشے مالیتی ۶۲۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشیدہ بیگم چک ۱۱۴ ایم۔ ایل ضلع مظفر گڑھ ڈاکخانہ کروڑ۔

گواہ شد۔ محمود احمد چک ۱۱۴ ایم۔ ایل

گواہ شد۔ بشیر احمد بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۱۵۶/۳۰۔L ۵۔ج فتح پور ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۳

میں رحمت بی بی زوجہ بشیر محمد صاحب۔ قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۶ء ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت بی بی اہلیہ بشیر محمد مکان ۱۳۰ بازار کھیتا نوالہ جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ بشیر محمد (خاوند موصیہ) جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۱

میں شریفہ بیگم بنت احمد الدین صاحب مرحوم قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۴ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے (حق مہر کا حصہ بذریعہ کوپن ۱۷۳۶۶/۸۰۶۰۷۰ داخل ہو چکا ہے)

۲۔ سکنی زمین دار العلوم ربوہ دس مرلے مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شریفہ بیگم چک ۱۱۴ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد:۔ عبدالحق چک ۱۱۴ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۴ ایم ایل۔ ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۴

میں غلام حسین ولد مہر محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن جھنگ صدر۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک احاطہ سفیدہ سترہ مرلہ جس میں مکان تعمیر ہے مالیتی ۸۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تادیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ غلام حسین فردوس گلی بزاز جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ شریف احمد ولد میاں عبدالرحیم جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ سراج الدین فضل سٹریٹ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۵

میں امیر بیگم زوجہ غلام حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ روپے

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولے مالیتی ۳۲۵/-

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ امیر بیگم ۵/۵ میاں غلام حسین بزاز فردوس گلی جھنگ۔

گواہ شد:۔ شریف احمد جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ سراج الدین فضل سٹریٹ جھنگ صدر

مسل نمبر ۲۰۱۵۶

میں غلام فاطمہ زوجہ قریشی بشیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۳ تولے ۳ ماشہ مالیتی ۳۲۳/-

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ غلام فاطمہ ۵۴/۲ جناح پارک شیخوپورہ گواہ شد:۔ سعید احمد قریشی ۵۴/۲ جناح پارک شیخوپورہ گواہ شد:۔ قریشی بشیر احمد

یتامیٰ کی خبر گیری کے بغیر قوم کا معیارِ قربانی کبھی بلند نہیں ہو سکتا

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یتامیٰ کی پرورش کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الماعون کی آیت فذالک الذی یدع الیتیم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"درحقیقت کسی قوم کا معیارِ قربانی اس وقت تک نہیں بڑھ سکتا جب تک اس میں یتامیٰ کی خبر گیری کا انتظام نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اِس ضرورت کا یہاں خاص طور پر ذکر کیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص دین کا منکر ہے یعنی دین کے کسی معنے کا بھی منکر ہے وہ فردی اور قومی نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے جن میں سے ایک یتامیٰ کی خبر گیری اور دوسری مساکین کی امداد ہے لیکن جو دین کو مانتا ہے اس کے اندر فردی پاکیزگی اور قومی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ علاوہ اَور نیکیوں کے اِس امر کی اہمیت کو بھی سمجھتا ہے کہ اگر یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کی گئی تو اس کا نتیجہ اس کو اور اس کی اولاد کو بھی بھگتنا پڑے گا ایسا آدمی کبھی بھی یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی نہیں کر سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یتامیٰ کی خبر گیری کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔ مشرکینِ مکہ مارے جاتے تھے تو ان کے یتیم بچوں کی کوئی دیکھ بھال نہیں کرتا تھا مگر مدینہ کے لوگ اپنے یتامیٰ کو سر پر اٹھا لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مدینہ کے لوگ ایثار اور قربانی سے ڈرتے نہیں تھے انہیں یہ فکر نہیں تھا کہ ہم مارے گئے تو ہمارے بچوں کی نگہداشت کون کرے گا۔ مگر مکہ والے لوگ ڈرتے تھے اس لئے کہ ان کے بعد ان کے بچوں کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ آج کل کثرت سے ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بیوہ عورت سے کوئی شادی نہیں کرتا مگر اس زمانہ میں کیا ہوتا تھا اِدھر بیوہ کی عدّت گزری اور اُدھر اُس کے اور اُس کے بچوں کی پرورش کے خیال سے لوگوں نے ان سے شادی کی درخواست پیش کر دی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بیواؤں سے شادی کی اور یتامیٰ کی پرورش کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ تُو نے نوجوان لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی تو اس نے جواب دیا یا رسول اللہ میرے بھائی کے یتیم بچے تھے ان کی پرورش کے لئے تجربہ کار عورت کی ضرورت تھی اِس لئے مَیں نے بیوہ سے شادی کر لی ہے۔ جب کوئی صحابی شہید ہو جاتا یا فوت ہو جاتا تو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور عرض کرتے یا رسول اللہ میری فلاں عورت سے شادی کرا دیجئے تا مَیں ان یتیم بچوں کی پرورش کر کے ثواب حاصل کر سکوں۔ غرض وہاں یہ سوال ہی نہیں تھا کہ اولاد یتیم رہ جائے گی۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے لئے بازار سے گزرتے تو یتامیٰ آپؐ کو بازو سے پکڑ لیتے اور کہتے یا رسول اللہ ہمیں فلاں ضرورت ہے آپؐ وہیں رُک جاتے۔ ان کے ساتھ تشریف لے جاتے اور فرماتے چلو تمہارا کام پہلے کر دوں۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہؓ قربانی میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر وہ نہ رہے تو اَور بہت سے ایسے دوست ہوں گے جو ان کی اولاد کی پرورش اور نگہداشت کریں گے۔ ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ صحابہؓ نے بیوہ سے شادی کی اور شادی کے بعد اپنی جائداد بیوی کے پہلے بچوں کو دے دی۔ اسی قربانی کا نتیجہ تھا کہ صحابہؓ نے کبھی مرنے سے احتراز نہیں کیا۔ بے شک جان قربان کرنے کے جذبہ کے پیچھے جذبۂ ایمان و خواہشِ وصالِ الٰہی بھی تھی مگر جب اس کے ساتھ دنیوی سامان بھی مل جائیں تو اَور بھی زیادہ شاندار ہو جاتی ہے۔

ہماری جماعت میں بھی یہ کمزوری پائی جاتی ہے کہ وہ یتامیٰ کی خبر گیری پوری طرح نہیں کرتی۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت بھی مرنے سے گھبراتی ہے۔ اگر یتامیٰ کی خبر گیری کی جائے اور لوگ سمجھ جائیں کہ اگر ہم مر گئے تو ہماری اولاد ضائع نہیں ہوگی اور اس کی باقاعدہ پرورش کی جائے گی تو جماعت میں قربانی کا مادہ بڑھ جائے۔"

تفسیر کبیر سورۃ الماعون

صفحہ ۳۳۷-۳۳۸

احبابِ جماعت دعاؤں پر زور دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہمیشہ دوستوں کے مدِنظر رہنا چاہیئے :-

"مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز (طبّی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے ممالک میں ان مراکز کے کھولنے کے لئے مشکلات دُور ہو رہی ہیں اور جملہ انتظامات طے پا رہے ہیں، الحمد للہ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم محمد نعیم صاحب بی۔اے ابن محمد رشید خاں صاحب مرحوم کا نکاح مسعودہ انور صاحبہ دختر چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۰ء بروز اتوار مسجد احمدیہ منڈی مریدکے میں مکرم حکیم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی

منڈی مریدکے

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نصرت انڈسٹریل سکول ۷ ستمبر کو کھلے گا

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۷ ستمبر کو کھلے گا تمام طالبات مقررہ دن ضرور سکول آ جائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

بعض مجبوریوں کی وجہ سے ستمبر کا مصباح ۵/۹ کو ربوہ سے پوسٹ کیا جائے گا۔

(مدیرہ مصباح)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴